مطبوعات

FROM THE BANKS OF HISTORY

از جناب محمد امین باجوہ۔ بی۔ ایس سی۔ ناشر: فاروق امین باجوہ برادرز "شاریکس" کالونی، صادق آباد، ضلع رحیم یار خان۔ سفید کاغذ پر ٹائپ کی بہت خوب صورت طباعت، سادہ، خوشنما اور مضبوط جلد۔ قیمت: نامعلوم۔

اب تک تو ہم سمجھتے تھے کہ باجوہ برادرز کی شاریکس لیبارٹری شاید صرف "شارک" مچھلیاں بناتی[1] ہے۔ اور دریائے تاریخ کے کناروں سے پانی میں پھینک دیتی ہے، مگر اب معلوم ہوا کہ وہ کتابیں بھی بناتی ہے۔ جو شاید شارک مچھلیوں کی غذا کے لیے مناسب ہوں۔ کیونکہ دیمک کے علاوہ، یہ بھیڑیوں کی بھی من پسند خوراک ہے۔ (ص ۔ ۳۰) ۔ کتاب کا یہی مصرف بہترین ہے، نیکی کر دریا میں ڈال۔ ورنہ اب کتابیں پڑھنے کا فیشن تو یونیورسٹیوں اور کالجوں سے بھی رخصت ہو رہا ہے، کجا کہ غیر طالب علم لوگ پڑھیں۔ یہاں کا اصول تو اب یہ ہے کہ علموں بس کریں او یار! اب تو کلاشنکوف ہے یا ووٹ یا پلاٹ یا فلیٹ یا وزارت یا مشیری۔ باقی سب ہیر پھیر ہے۔

متذکرہ طویل جملہ معترضہ کی معافی چاہتا ہوں۔

اس انگریزی کتاب میں بہت ہی سادہ اور رواں اور دلکش زبان استعمال کی گئی ہے۔ اس میں چند فی صدی آٹو بیاگرافی بھی شامل ہے، مگر حقیقت میں یہ پورے خاندانی قافلے کی اخلاقی، تمدنی اور اقتصادی روداد ہے۔ یہ قافلہ سیالکوٹ سے چل کر ضلع فیصل آباد اور وہاں سے صادق آباد تک پہنچا ہے۔ والدین اور اولادوں کی اور بھائیوں اور بہنوں کی محبتوں کی جگمگاہٹ کے ساتھ اور کہیں کہیں بعض صدمات کی خوں فشاں جراحتوں کے ساتھ جناب محمد امین باجوہ نے خاندان کی تمدنی داستان بیان کرتے ہوئے کبھی کھیتوں کی مٹی میں مٹی ہو جانے کی کاشتکارانہ جہد کا منظر دکھایا ہے، کبھی

---

[1] یہ مجھے معلوم ہے کہ شاریکس کا تلفظ دوسرا ہے: SHAREX-

بابا فتح دین اور بھینسوں کا حال چال بیان کیا ہے۔ کبھی دودھ بلونے کی مٹکی (چاٹی) کے پاس جا پہنچا یا ہے جہاں چند لمحوں میں مدھانی مکھن کو لسی سے الگ کر دیتی ہے۔ کبھی وہ تحریک پاکستان کے وقت کے انسان کشی کے مناظر دکھاتے ہیں۔ کبھی وہ تعلیمی اور کالجی فضا میں لے جاتے ہیں۔ اور بڑی خوبصورتی سے پہلی بار پیپر ڈی سے شوق فرماتے ہیں۔ پھر ان کی زندگی کا عظیم واقعہ ان کا مع بیگم کے جوانی میں حج پر جانا ہے۔ اس مبارک سفر میں محمد امین باجوہ صاحب کہتے ہیں کہ حج نے میری آنکھیں بھی کھول دیں اور دل کو بھی شرحِ صدر کی کیفیت ملی۔ نتیجۃً میں نے قرآن اور اس کی صداقت کو زیادہ بہتر طور پر سمجھا۔ نئے احساسات کے ساتھ جو دعا انھوں نے مسجد نبویؐ میں کی وہ انتہائی خلوص و للہیت میں ڈوبی ہوئی ہے۔ (ص ۵۷)۔ پھر تیسرے باب میں بیوی بچوں کے متعلق بہ انداز خاص تفصیلات لکھی ہیں۔ بیچ بیچ میں دریائے تاریخ کی موجوں کی کچھ جھلکیاں سامنے آتی جاتی ہیں۔ مثلاً تشکیل پاکستان، بنگلہ دیش کی علیحدگی، شاہ ایران کی شادی فرح دیبا سے۔ شاہ کے تخت و تاج کا ۱۹۷۹ء میں خاتمہ، افغانستان پر روس کی جارحیت وغیرہ۔ مسرت کی بات ہے کہ امین باجوہ صاحب کا سفرِ عمر ان کو شروع ہی میں جماعتِ اسلامی میں لے آیا۔ الحمد للہ!

ساری باتیں کہنے کے لیے جگہ نہیں۔ ویسے حقیقتوں کی اس سادہ بیانی کا جو خاص لطف ہے وہ بڑی ادبی نگارشوں اور تحقیقی کاوشوں میں نہیں ملتا۔

فقہ النساء | عربی کتاب از جناب محمد عطیہ خمیس ۔ اردو ترجمہ: سید شبیر احمد صاحب رکن ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ سفید کاغذ پر کھلی کھلی کتابت ۔ رنگین مضبوط جلد صفحات ۵۴۴ قیمت: ۹۰/ روپے (مناسب)۔

اسلامی شریعت و فقہ کا ایک بڑا حصہ خواتین سے متعلق مسائل خاص پر مشتمل ہے۔ آخر حصہ بحساب مساوات۔ مگر اس خاص دائرے میں کتب کی ایسی کمی رہی ہے کہ اس پر خواتین کو احتجاج کرنا چاہیے تھا۔ مگر ادارہ معارف اسلامی نے ان کے احتجاج سے قبل ہی ایک جامع کتاب پیش کر دی ہے۔ مگر اس ضخیم کتاب میں زیادہ تر عباداتِ خمسہ کے متعلق فقہی احکام و دلائل پیش کیے گئے ہیں ۔۔۔ مساوات اور حقوق وغیرہ کی بحثیں نہیں کی گئیں۔ مجموعی طور پر یہ ایک جامع اور